Ch. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH, QADIAN
Distt. Gurdaspur, Punjab, India
اخبار احمدیہ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۲۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور
نائب:۔ جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

قادیان ۸ راحسان (جون)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۳۰/۵/۸۱ کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"حضور انور کو ضعف کی تکلیف ہو گئی ہے۔"

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کو صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ اور عالمگیر غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم کے لئے بھرپور کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۸ راحسان (جون) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے کی تکلیف میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت و شفایابی سے نوازے آمین۔

● محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ تین روز امرتسر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۵/۶/۸۱ کو بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ قادیان آ گئے ہیں۔ اب صرف جسمانی ضعف اور کمزوری باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔ جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔

۸ رشعبان ۱۴۰۱ھ — ۱۱ راحسان ۱۳۶۰ ہش — ۱۱ رجون ۱۹۸۱ء

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا اکتیسواں (۳۱) کامیاب جلسہ سالانہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام۔ مبلغین اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر!

سلائیڈز اور وی۔ ڈی۔ او کے ذریعہ جماعتی ترقی کا خوشکن تصویری خاکہ

رپورٹ مرسلہ:۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو۔ نائیجیریا

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ نائیجیریا کا ایک وفد اگرچہ ہر سال ہی جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان میں شمولیت کی سعادت حاصل کرتا ہے مگر تمام افراد کے لئے اس سعادت سے بہرہ ور ہونا چونکہ ممکن نہیں اس لئے مرکزی جلسہ سالانہ کی طرز اور اسی کے ظل کے طور پر آج سے اکتیس (۳۱) سال قبل محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی زیر امارت ۱۹۴۹ء میں یہاں جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ کا آغاز کیا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال اپنی روایتی شان و شوکت اور پہلے سے بڑھ کر آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ امسال ہمارا اکتیسواں (۳۱) جلسہ سالانہ ۶-۷-۸ فروری ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی کا خلاصہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے:۔

مستقل جلسہ گاہ

قبل ازیں ہمارا جلسہ سالانہ حسب حالات مختلف مقامات پر منعقد کیا جاتا رہا۔ مگر بڑھتی ہوئی جماعتی ضروریات کے پیش نظر کچھ عرصہ قبل اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جماعت احمدیہ نے برلب ایبیکو ایکسپرس روڈ، انٹرنیشنل اور لوکل ایئرپورٹ کے قریب کئی ایکڑ رقبہ پر مشتمل زمین خرید کر لی۔ جس میں ایک وسیع و عریض احمدیہ ہسپتال۔ عالیشان مشن ہاؤس۔ اور شاندار احمدیہ سیکرٹریٹ کے علاوہ بہت سے احمدی احباب نے پلاٹس خرید کر اپنے مکانات کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ یہ جگہ "احمدیہ سیٹلمنٹ" کے نام سے موسوم ہے۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے محبوب امام ہمام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال "احمدیہ سیٹلمنٹ" کے محل وقوع اور وسعت کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور اس جگہ کی ڈویلپمنٹ کے بارہ میں نہایت قیمتی نصائح سے جماعت کو متمتع فرمایا تھا۔ اور کمال شفقت سے جماعت کو اس جگہ مستقل طور پر جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جس کی اطلاع محترم امیر صاحب کی طرف سے بذریعہ سرکلر احباب کو دے دی گئی۔

جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی

پروگرام کے مطابق اکتیسواں جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہونا تھا۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے باعث ان تاریخوں کی بجائے ۶-۷-۸ فروری ۱۹۸۱ء کی نئی تاریخیں مقرر کر کے احباب کو مطلع کر دیا گیا۔

جلسہ گاہ کی تیاری

محترم امیر صاحب کے ارشاد پر لیگوس۔ آگیگے۔ موشین۔ الارو۔ اڈنا۔ ایبے کوٹا۔ جوگا۔ اودوڈے۔ اپوکیہ۔ اور بڈاگری وغیرہ جماعتوں کے سینکڑوں احباب نے اپنے ذاتی کاموں اور کاروبار کو پس پشت ڈال کر ہر ہفتہ و اتوار کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی پوری لگن اور دلچسپی کے ساتھ وقار عمل کر کے وقت مقررہ سے قبل جگہ کو جلسہ گاہ کے لئے ہموار، صاف ستھرا اور شامیانوں، جھنڈیوں اور گیٹوں سے ایک عروس دلہن کی طرح سجا دیا۔ جلسہ گاہ کی اطراف پر مختلف بینرز آویزاں تھے جو سڑک پر سے گزرنے والوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتے تھے۔

قیام گاہوں کا انتظام

مقامی احباب کے قیام کے لئے جلسہ گاہ سے ملحق احمدیہ ہسپتال کی دو منزلہ وسیع عمارت اور بعض احمدی احباب کے زیر تعمیر مکانات میں اور پاکستانی فیملیز کے لئے یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر اڈنا میں واقع ایک مخلص احمدی دوست کے ۲۴ کمروں پر مشتمل تعمیر شدہ مکان میں انتظام کیا گیا تھا۔ جماعتوں کے قیام و طعام کو سرکٹ وار تقسیم کیا گیا تھا جس کی وجہ سے تھوڑے وقت میں احباب کو زیادہ سہولت کے ساتھ کھانا ملتا رہا۔

وفود کی آمد

وفود کی آمد مورخہ ۵ رفروری ہی کو شروع ہو گئی۔ بسوں، ٹیکسیوں، ذاتی کاروں اور موٹر سائیکلوں پر خصوصی جماعتی بینرز لگائے اور راستہ میں مختلف اسلامی نعروں اور درود شریف کے ورد سے فضا کو معمور کرتے ہوئے احباب جماعت کے قافلے رات گئے تک آتے رہے۔ اور نصف شب تک "احمدیہ سیٹلمنٹ" نائیجیریا واقعی ربوہ کی جلسہ گاہ کے ظل کے طور پر نظر آنے لگا۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۷ پر)

بکرم صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے نعمتی پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ر احسان ۱۳۶۰ہش

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا آٹھواں مرحلہ

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موجودہ دَور میں الٰہی نوشتوں کے مطابق جن ہمہ گیر اور بہتم بالشان رُوحانی اغراض و مقاصد کی تکمیل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی مبارک بعثت اور آپ کی قائم کردہ فعال رُوحانی جماعت کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے ان سب کو یکجائی طور پر قرآن کریم نے ان مختصر اور جامع الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے کہ :-

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ـــــ (الصف: ۱۰)

یعنی اسلام کا یہ بطلِ جلیل اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کا موعود رُوحانی فرزند آخری زمانہ میں دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔ بیشتر مفسرین نے آیت مذکورہ بالا میں بیان شدہ اس وسیع مفہوم کو واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ظہور امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے وابستہ کیا ہے۔ خود حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی بھی مفسرین کے اسی استدلال کی تائید کرتا ہے کہ :-

يهلك الله فی زمانه الملل كلها غير الاسلام ـــــ (ابوداؤد)

یعنی اس موعود اقوام عالم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ اسلام کے سوا باقی تمام ادیان کو اس طرح مٹا دے گا کہ نہ تو اُن کی رُوحانی حیثیت باقی رہے گی اور نہ ظاہری شان و شوکت۔ !! یعنی تمام نوعِ انسان ایک امتِ واحدہ بنا دی جائے گی۔

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا یہ مقدس ترین مقصد آپ کے بعد آپ کے متبعین کا ایک مشترکہ جماعتی مقصد بن چکا ہے۔ جس کی جلد از جلد تکمیل کے لئے آج اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے کم و بیش دو کروڑ احمدی نفوس ایک جان اور ایک قالب ہو کر تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے جن اہم اور وسیع منصوبوں کو رات دن عملی جامہ پہنانے میں کوشاں ہیں ان میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کی جانب سے غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کے شایانِ شان استقبال کی غرض سے جاری ہونے والی وہ عظیم الشان آسمانی تحریک نمایاں حیثیت کی حامل ہے جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے نام سے جلسہ سالانہ ربوہ منعقدہ دسمبر ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر مخلصین جماعت کے سامنے رکھا تھا۔ اور جس کے بہتم بالشان اغراض و مقاصد کی بعض ایمان افروز جھلکیاں حضور پُر نور نے کچھ اس رنگ میں نمایاں کی تھیں :-

- تبلیغی و تربیتی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، اٹلی، فرانس، اسپین، سویڈن، ناروے، کینیڈا، اور شمالی و جنوبی امریکہ میں مستقل نوعیت کے متعدد تبلیغی مراکز کا قیام۔
- فرانسیسی، روسی، چینی، ہسپانوی، اٹالین، یوگوسلاوی، عربی، فارسی اور مغربی افریقہ کی تین لوکل زبانوں میں تراجم قرآن حکیم کی اشاعت۔
- جماعتی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کے لئے تین معیاری پریسوں کا قیام۔
- بین الاقوامی سطح پر جماعتوں اور احباب کے درمیان براہِ راست رابطہ پیدا کرنے سے متعلق مفید اقدامات۔
- اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ایک بڑے براڈ کاسٹنگ سٹیشن کا قیام ـــ اور
- مرکزِ احمدیت میں غیر ملکی وفود کے لئے جدید طرز کی رہائش گاہوں کی تعمیر اس عظیم منصوبہ کی تکمیل کے لئے حضور پُر نور نے جماعت کے سامنے اڑھائی کروڑ روپیہ کی مرحلہ وار ادائیگی کا مطالبہ رکھا تھا۔ جس پر مخلصین جماعت اب تک اصل مطلوبہ رقم کے برابر بصورت نقدی اور اس سے پانچ گنا زیادہ رقم کے وعدے اپنے محبوب آقا کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اس فنڈ سے اب تک بین الاقوامی سطح پر کن کن اہم پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے ملاحظہ کیجئے :-
- گوٹن برگ، ناروے، سپین، کینیڈا، سرینگر اور مدراس میں فعال تبلیغی مراکز کا قیام۔
- ادائیگی حقوقِ طلباء کے نام سے ایک وسیع اور عظیم تعلیمی سکیم کا اجراء۔
- فرانس میں مسجد اور دار التبلیغ کے لئے ایک باموقعہ وسیع قطعۂ زمین کی خرید۔
- حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر لنڈن میں پہلی کامیاب عالمی کسرِ صلیب کانفرنس کا انعقاد اور امریکہ میں اس سے بھی بڑے پیمانہ پر دُوسری عالمی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں۔
- مختلف اہم زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر اور ہر ملک کے سیاح کے لئے اس کی اپنی زبان میں فولڈرز کی وسیع پیمانہ پر اشاعت اور متعدد زبانوں میں تراجم قرآن مجید کی پورے زور سے تیاریاں۔
- ہندوستان سے احمدی ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کو مغربی افریقہ کے طبی مراکز میں بھجوانے کے انتظامات اور
- منارۃ المسیح پر سنگِ مرمر کی پلیٹنگ کا عظیم الشان تاریخی کارنامہ۔

ان تمام اہم پروگراموں کا ایک سرسری سا جائزہ لینے سے جہاں اس بابرکت آسمانی منصوبہ کی عظمت و اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے وہاں اس جائزہ کے بعد ہمارے دلوں میں اس منصوبہ کے باقی ماندہ اہم پروگراموں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کا صحیح احساس بھی ضرور پیدا ہونا چاہیئے۔

اسی اہم امر کی جانب حضور پر نور نے اپنے تازہ ترین پیغام میں احبابِ جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی حد تک دفتری ریکارڈ کا جائزہ لینے سے یہ تشویشناک صورتِ حال سامنے آئی ہے کہ احبابِ جماعت نے اس فنڈ میں بحیثیت مجموعی چوبیس لاکھ روپے کے مخلصانہ وعدوں کے بالمقابل تا حال ۹ لاکھ سچاسی ہزار روپے کی نقد ادائیگی کی ہے جو مرحلہ وار تدریجی ادائیگی کے مقررہ ٹارگٹ سے بہت کم ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ مخلصینِ جماعت نے اپنے مخلصانہ وعدوں کے پیش کرنے میں جس رُوحِ مسابقت کا مظاہرہ کیا ہے، اسی رنگ میں مخلصانہ جذبۂ ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ اپنی ادائیگی کے معیار کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

واللہ المستعان والموفق ؕ

خورشید احمد انور

السلام اے مہدئ آخر زماں کے جانشیں

اے عنایاتِ خداوندی کے مورد السّلام
اے مبارک کی شبیہہ، فرزندِ خاص السّلام
السلام اے حافظِ قرآں کتابِ آخریں
کر دیا ہے حق تعالیٰ نے تجھے یہ شرف عطا
لینے کو تیرے قدم تھا جھک گیا چرخِ بریں
السّلام اے حامیٔ شرعِ مبیں یعسوبِ دیں
عقل والے تجھے سمجھنے اس کو اک کارِ محال
تھا ٹرا بھاری یہ پتھر چوم کر بس رکھ دیا
اہلِ ثروت دیکھ کر یہ ہاتھ ملتے رہ گئے
فرقۂ زہّاد سے اُٹھا نہ کوئی جاں سپار
ہے تحیّر خیز یہ طرزِ دلبرانہ ترا
اے سپہ سالارِ افواجِ محمدؐ السّلام!
اے تیرے پاکیزہ ہاتھوں میں زمانے کی زمام
نیرزایانہ ادا سے یہ جہانگیری تری
تیری ہی کوشش سے بدلے گا زمانے کا نظام
صبح کا شہزادہ تو ہے اے امیر المومنین
السّلام اے "فوق ایدیہم" کے رازِ دلنشیں
بہ زماں وہ ہے بلند رہے تم نشینِ خوش شعار
یورپ و امریکہ و آسٹریلیا ارضِ بلالؓ
سارے ازم بہہ جائیں گے اسلام کے سیلاب میں
تو خدا کے فضل سے ہے ہر قدم پر کامراں
السّلام اے حضرتِ عثمانؓ کے نقشِ جمیل
ناصرِ دینِ محمدؐ! تو ہے ذوالقرنینِ وقت
السّلام اے باعثِ تکوینِ عالم کے غلام
التجا کرتا ہے تیرا یہ غلامِ کمترین
تو انیسِ بے کساں، ہے چارہ سازِ عاجزاں

اے غلامِ طٰہٰ و یاسین و احمدؐ السّلام
السّلام اے تابع دارِ دینِ خالص السّلام
السّلام اے ہم صفیرِ حضرت روح الامین
اندلس میں تو نے رکھی ایک مسجد کی بنا
کیوں کرے نہ ناز تجھ پر اندلس کی سرزمیں
السّلام اے صاحبِ جرأت بعزمِ آہنیں
تیرے اندازِ جنوں نے یہ دکھایا ہے کمال
خود اُٹھا کر تو نے آقا! دوش پر سے رکھ لیا
صوفیاء نغموں پہ اپنے سر کو دھنتے رہ گئے
ٹے کر سے یہ راہ جو ہے پُر خار اور خارزار
بزمِ کُن کو مست کر دیتا ہے افسانہ ترا!
اے کماندارِ جنودِ دینِ احمدؐ السّلام
موڑ ڈالا جس کا رُخ تو نے شہِ بیت الحرام
ہے مبارک وقت حاضر، نشانِ گیری تری
تیرے ہی ہاتھوں سے ہوگا دینِ اسلام کا قیام
اے غلام باوفا ــــ ــــ تلعِ یاسین
السّلام اے مہدئ آخر زماں کے جانشیں
اُفقِ مغرب میں ہے طلوعِ آفتاب ــــ
ان پہ لہرائے گا پرچم دین کا با صد جلال
غرق ہر فرعون ہو دریا سے محیطِ آب میں
لمحہ لمحہ کامیابی ہو رہی ہے تیرے ہم عناں
تجھ کو حاصل ہے رضائے حق خدا ذوالجلیل
السّلام اے مجمع البحرینِ علم و معرفت
السّلام اے راستیٔ زُہد و تجدیدِ ــــ امام
اِس طرف بھی ڈالئے اپنی نگاہِ سرمگیں
شاد و فرحاں باز ہر آں اے امامِ عارفاں

السّلام اے زینتِ تختِ خلافت السّلام
السّلام اے گوہرِ سلکِ امامت السّلام

سید ادریس احمد شاہ کربانی ـــ ربوہ

کوئی شخص خدا کے احکام کا انکار کرکے پاک زندگی نہیں گزار سکتا!

احکام خداوندی کا انکار کرنے والے کافروں، ناشکروں، ظالموں اور فاسقوں میں شمار ہوں گے

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء کا خلاصہ

ربوہ ۱۵ ہجرت/مئی۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے احکام سے انکار کرکے گند سے پاک اور خوشحالی کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ احکام خداوندی کا انکار کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ وہی سلوک کرے گا جو وہ کافروں، ناشکروں، ظالموں اور فاسقوں کے ساتھ کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ المائدہ کی آیات ۴۳ تا ۵۱ کی تفسیر کرتے ہوئے اپنے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں اس مضمون کی مزید تفصیل بیان کی جو حضور انور اس سلسلۂ خطبات میں بیان فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

(المائدہ ۴۵)

حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص انفرادی طور پر یا جو جماعت اجتماعی طور پر یا جو صاحب اقتدار اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو چھوڑ کر کوئی اور حکم جاری کرے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کے خلاف فیصلہ کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کافر، ناشکرا ظالم اور فاسق شمار ہوگا۔ اور ان ہر چہار اقسام کی سزا اس پر احکام الٰہی کا انکار کرنے کی وجہ سے نازل ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ کفر کے دو معنے ہیں۔ انکار اور ناشکری۔ اللہ کے احکام کا انکار کرنے والا ایک تو ناشکرا بنتا ہے اور دوسرے وہ خدا تعالیٰ کا منکر بنتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر دو کے لئے سزاؤں کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف اپنی زندگیوں کے فیصلے کروگے تو اللہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو قرآن کریم کی رو سے کافر اور ناشکرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بڑے تفصیلی احکامات بھی دیئے ہیں۔ ان احکامات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد حکم دیا کہ ان پر چلو۔ اور تنبیہہ فرمائی کہ جو اللہ کے ان احکامات کی نافرمانی کرے گا اس کی زندگی ظالموں کی سی زندگی بن جائے گی۔ ظلم کے معنے ہیں کہ جہاں پر کوئی چیز رکھنی ہو وہاں نہ رکھنا۔ کسی کا حق لے لینا۔ جو طاقت اللہ نے انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کی ہے اسے انسانیت کی ہلاکت کے لئے استعمال کرنا۔ مثلاً ایٹم کی طاقت۔

حضور نے فرمایا جب تم ان احکام الٰہی کو توڑو گے تو تمہاری زندگی ظلم کرنے والوں کی زندگی ہو جائے گی۔ تمہارا معاشرہ احسان کرنے والوں اور شکر گزار بندوں پر مشتمل نہیں ہوگا بلکہ ایک حصہ ظلم کر رہا ہوگا اور ایک حصہ ظلم سہہ رہا ہوگا۔ اسی طرح ظالموں کے متعلق ملنے والی سزا بھی ان کو ملے گی۔ اور ان کے معاشرہ میں گندگی پیدا ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شخص معاشرہ سیاسی اقتدار یا اقتصادی اذن جو اللہ کے احکام کو توڑنے والا ہو وہ معصیت کے کام کرنے والا بن جائے گا۔ اور نیک کام اس سے صادر نہیں ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرکے وہ ایسا معاشرہ قائم کرنے والے ہوں گے جو فاسقوں کا معاشرہ ہوگا۔ بڑی اخلاقی گراوٹ، بدعہدی، بدنیتی، حقوق تلف کرنا۔ بچیوں کی عصمت کا خیال نہ کرنا جیسی برائیاں ہوں گی۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آج کل یورپ کا معاشرہ خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنے کے نتیجہ میں گندی زندگی کو قبول کرنے پر مجبور ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے ایک بنیادی ارشاد

اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ

کی وضاحت کے طور پر بتایا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں پر حکم تو اللہ کا ہی چلتا ہے۔ اور حکومت اور بادشاہت اسی کی ہے اور یہ کہ انسانوں کے تعلقات کے لئے اللہ نے احکام نازل کئے ہیں۔ ان آیات میں ایک حکم یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب بھی فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔ کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا جب انسان انصاف کرنے بیٹھتے ہیں تو بعض چیزیں روک بن جاتی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اللہ کی خشیت چھوڑ کر غیر اللہ کی خشیت دل میں پیدا کرنا مثلاً صاحب اقتدار سے ڈرنا۔ صاحب دولت کے سامنے جھکنا یا اس سے ڈرنا۔ صاحب علم سے خوف کھانا کہ مثلاً فلاں شخص پروفیسر لگا ہوا ہے بے انصافی کردے گا اس لئے اس کی بات مان لینا اور خدا تعالیٰ کی بات نہ ماننا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نے یہ کہا ہے

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ

(مائدہ ۴۵)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف طاقتیں عطا کی ہیں۔ ان سے صحیح یا غلط رنگ میں کام لے کر کوئی صاحب اقتدار بن بیٹھا کوئی دست گیر۔ کوئی نواب، کوئی چوہدری بن بیٹھا۔ انسان بعض دفعہ غفلت کمزوری اور بزدلی کے نتیجے میں ان سے ڈرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بات ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ ان آیات میں کہا گیا ہے کہ جن کو میں نے پیدا کیا ہے اُن سے نہ ڈرو بلکہ

وَاخْشَوْنِ

مجھ ہی سے ڈرو۔ میں سب سے بڑا ہوں اور سب کا رب ہوں۔ اگر میری خشیت تمہارے دل میں نہیں تو تم گھاٹے کا سودا کر رہے ہوگے۔ اگر میرے ساتھ تجارت کروگے تو بغیر حساب کے حاصل کروگے۔

حضور نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص خدائی احکامات کا انکار کرکے سکون اور خوشی کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی جنتوں کا وارث بنائے۔ اور ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے نماز پڑھائی اور فرضوں کی ادائیگی کے بعد حسب معمول قدرے بلند آواز سے گیارہ دفعہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا ورد فرمایا۔ احباب جماعت نے بھی حضور کے ساتھ ان الفاظ کو دہرایا۔

(منقول از الفضل ربوہ ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء)

تقاریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۸۱/۵/۱۰ کو خاکسار کے بیٹے عزیز مبشر احمد سلمہ کی شادی عزیزہ فوزیہ بیگم سلمہا بنت مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم عادل آباد کے ہمراہ اور مورخہ ۸۱/۵/۱۲ کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ بشریٰ سلطانہ سلمہا بی۔اے کی تقریب شادی عزیز لطیف احمد خان سلمہ ابن مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم کے ہمراہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ ہر دو نکاحوں کا اعلان قبل ازیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں فرما دیا تھا۔

مورخہ ۸۱/۵/۱۲ کو عزیز مبشر احمد سلمہ کی دعوت ولیمہ اور عزیزہ بشریٰ بیگم سلمہا کی تقریب رخصتانہ ایک ساتھ عمل میں آئیں۔ اس تقریب کو ایک تبلیغی جلسہ کی شکل دی گئی۔ جس میں مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ یادگیر اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد نے تقاریر کیں۔

قارئین بدر کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے نیک نتائج برآمد کرے اور ان رشتوں کو ہر جہت سے موجب خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار:- حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ یمبلی۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اُنیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ مرکزیہ کا افتتاحی خطاب

۱۹؍ اکتوبر ۸۰ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اُنیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر جو مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے جو اہم خطاب فرمایا اس کا ایک حصہ درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔

میری عزیز بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

احمدی مستورات نظامِ جماعت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ اور ان کی کوئی بھی کمزوری جماعت کی ترقی میں روک بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے

کہ اسلام کا غلبہ ہوگا اور یہ غلبہ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سورہ صف میں فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔

اور سب مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ غلبۂ اسلام آخری زمانہ میں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بشارتیں پاکر فرمایا: ؎

اِک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا ٭ اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اور آپؑ نے دنیا کو بشارت دی کہ:۔

”سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔“ (فتح اسلام صفحہ ۱۱)

پھر آپؑ نے فرمایا:۔

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“ (تجلیات الٰہیہ)

یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اسلام کا غلبہ مقدر ہے اور اس کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ جماعت کے قیام پر پہلی صدی ختم ہونے والی ہے۔ دس سال کے بعد دوسری صدی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

غلبۂ اسلام کی صدی

سے موسوم فرماتے ہیں، شروع ہونے والی ہے۔ دس سال کا عرصہ ایک زندہ رہنے والی قوم کی زندگی میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ دیکھنا اور سوچنا یہ ہے کہ اگلی صدی میں داخل ہونے کے لئے ہم نے کیا تیاری کی ہے اور کیا کرنی ہے۔ گزشتہ چند سال میں ہی آپ دیکھ رہی ہیں کہ دنیا کے مختلف ممالک سے مردوں اور عورتوں کے وفود جلسہ سالانہ پر آنے شروع ہوئے ہیں اور ہر سال ان میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ دین سیکھنے کی خواہشمند ہیں۔ اور جتنے دن وہ یہاں رہتی ہیں ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ ان کا اگر وقت ضائع ہوتا ہے تو یہاں کی کارکنات اور ملنے جلنے والیاں کرتی ہیں۔ مرکز میں رہنے والی خواتین کی ذمہ داری دوہری ہے اور اس کے بعد ملک کے مختلف مقامات کی خواتین کی۔ کہ تعلیم اور تربیت کے لحاظ سے اگلی صدی کی ذمہ داریوں کو احسن طور پر سنبھال سکیں۔ لیکن جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہر شہر میں نمایاں تعداد ایسی خواتین کی نظر آتی ہے جو ناظرہ نہیں جانتی۔ ترجمہ نہیں جانتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا اسے کوئی علم نہیں۔ ایسی خواتین کیا فائدہ پہنچا سکتی ہیں جماعت کو۔

پس میری بہنو! آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے

وقت کم اور کام زیادہ ہے

ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کو مانا ہے۔ جنہوں نے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ جن کے ذریعہ ہم نے اپنے ربّ کو پہچانا ہے۔ لیکن صرف زبان یا دل سے مان لینا کافی نہیں جب تک عمل ہمارے قول کا ساتھ نہ دے۔ جماعتی جدّوجہد میں حصہ لینے اور عظیم قربانیاں پیش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان میں کمزوری نہ آنے پائے۔ اس یقین پر ہمیشہ قائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہے گا۔ بشرطیکہ ہمارے قدم مستحکم رہیں۔ ان میں کسی قسم کی لغزش نہ آئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے گھروں میں اور ہمارے بچوں کے سامنے تاریخ احمدیت، تاریخ اسلام کے واقعات بیان کئے جائیں۔ ان کے دل میں مذہب سے گہری محبت اور مذہب کے لئے غیرت پیدا کی جائے۔ تا جب وہ بڑے ہوں تو سلسلہ کی خاطر ہر قربانی دے سکیں۔ پھر یہ بھی خیال رکھا جائے کہ ان کو دینی تعلیم مل رہی ہے یا نہیں۔ اگر آپ اپنے بچوں کو دینی تعلیم نہیں دیتیں تو دہریت اور دجالیت کی آگ سے ان کو محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔ جن کو دین کا کچھ علم نہیں ہوگا وہ بُری سوسائٹی کا اثر جلد قبول کرتے ہیں۔ پس بچائیے اپنے بچوں کو اُخروی آگ اور اس دُنیا کی آگ سے بھی۔ اور اچھے انسان بنائیے۔ جو ہر قسم کے فتنہ و فساد سے دُور رہنے والے ہوں۔ جن کے دلوں میں بنی نوعِ انسان کی محبت ہو۔ جن کے دلوں میں دُکھی انسانیت کا درد ہو۔ جو ہر ایک کے ہمدرد ہوں۔ اور خدمتِ خلق کا جذبہ رکھتے ہوں۔ ایسے انسان کہاں سے آئیں گے۔ آپ کی گودوں کے پالے اور پرورش کئے ہوئے تربیت یافتہ۔ اگر اگلے دس سال میں مائیں اپنے وقت لغو باتوں میں ضائع کرنے کی بجائے اس اعلیٰ مقصد کو سامنے رکھیں کہ انہوں نے بھرپور کوشش کرنی ہے اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کی تو یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ان کا ہوگا۔ لیکن اس کے لئے ان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔

ایک نیک نمونہ

پیش کرنا ہوگا۔ اب جو مائیں خود پردہ میں بے پروائی کرتی ہیں وہ کیسے اُمید رکھ سکتی ہیں کہ اُن کی بچیاں پردہ کے سلسلہ میں ان کی کوئی نصیحت مانیں گی۔ جو خود نماز روزہ کی طرف، قرآن مجید کی تلاوت، قرآن کا ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ نہ کریں گی وہ اپنی بچیوں اور بچوں کو کیا سکھا سکیں گی۔ اس لئے میری بہنو اور عہدہ داران لجنہ اماء اللہ آپ سب کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی لجنہ میں جو بہنیں دین کا علم نہیں رکھتیں ان کو اُن کی استطاعت کے مطابق علمِ دین حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ جو بہنیں دینی لحاظ سے سُست ہیں، اُن کی سُستیاں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اجلاسوں میں آنے کے لحاظ سے مالی قربانی کے لحاظ سے علمی ترقی کے لحاظ سے۔ اور کوشش کریں کہ ہر لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات

ایک سطح پر آجائیں۔ دیہاتی لجنات کو اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔

پھر آپس میں اتفاق کی ضرورت ہے۔ متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ باہمی تعاون کی ضرورت ہے۔ کئی لجنات سے اس قسم کی شکایتیں ملتی رہتی ہیں کہ فلاں کے گھر اجلاس ہوا تو ہم نہیں جائیں گے۔ ان کو سوچنا چاہیئے کہ خدا کی خاطر آپ اجلاس میں جاتی ہیں یا فلاں کو خوش کرنے کے لئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے عورتوں کی اصلاح اور ترقی اور جماعت کے لئے مفید وجود بننے کے لئے کئی پروگرام آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ ان پر عمل کر کے آپ ترقی کر سکتی ہیں۔

(۱) ۔ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جو پہلا خطاب آپ نے فرمایا اس میں آپ نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا

اَنْتَ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ (تذکرہ ص۳۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب میں مستورات کی ان چیزوں کی طرف راہ نمائی کی تھی جن سے عورتوں کے وقت ضائع ہوتے ہیں کسی کے گھر بغیر اجازت کے جانا یا ایسے وقت جانا جو اس کے کام کے اوقات ہوں۔ تجسس کی عادت۔ دوسروں کے عیوب کی ٹوہ میں رہنا۔ اور پھر اس کا تذکرہ دوسری بہنوں سے کرنا۔ غیبت کی عادت۔ زینت کی نمائش پر وقت ضائع کرنا۔ ہمارا فرض ہے کہ ان عیوب کو دور کریں اپنے گھروں کے ماحول کو خوشگوار بنائیں۔ اور نہ اپنے وقت ضائع کریں نہ دوسروں کے۔

(۲) ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے

اولاد کی تربیت

پر بہت زور دیتے ہوئے ان کے لئے دعائیں کرنے کی بہت تاکید کی ہے کہ

"اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے دین کا خادم بنائے۔ اسے اپنی محبت دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اس کے علاوہ ہزاروں اور دعائیں ہیں جو آپ اپنے بچوں کیلئے کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جذبہ کو دیکھ کر آپ کی دعاؤں کو بھی قبول کرے گا۔ اور آپ کی اولاد آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گی۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گی۔ غرض بچوں کے لئے بھی دعائیں کریں اور ان کی تربیت کا بڑا خیال رکھیں۔ آپ بہنوں پر اس سلسلہ میں بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔" (مصباح مارچ ۱۹۶۶ء)

(۳) ۔ تیسرا۔ قرآن کریم پڑھانے کی طرف احمدی مستورات کو شروع خلافت سے توجہ دلا رہے ہیں۔ کوئی ایسی عورت نہ ہو جو ناظرہ نہ پڑھی ہوئی ہو۔ اور کوئی ایسی عورت نہ ہو جو ترجمہ نہ جانتی ہو۔ ستمبر ۱۹۶۶ء کے اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کو قرآن پڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی تھی اور اس کے بعد بھی دلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا:۔

"آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی عجیب موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی نسلوں میں قرآن کریم کا عشق اس طرح بھر دیں کہ دنیا کی کوئی لذت اور کوئی سرور انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرے۔ وہ ساری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے عاشق ہو جائیں۔ اور وہ ہر خیر اس سے حاصل کرنے والے ہوں اور وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں تا قیامت تک آپ کے نام زندہ رہیں اور آنے والی نسلیں حیران ہو کر آپ کی تاریخ کو پڑھیں اور کہیں کہ کیسی عورتیں تھیں اس زمانہ کی جنہوں نے دنیا کے تمام لالچوں کے باوجود، دنیا کے تمام بد اثرات کے باوجود دنیا کو ٹھکرا دیا۔ اور دنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نور کو اپنے گرد اس طرح لپیٹا کہ وہ جہاں بھی رہیں اور جہاں بھی گئیں وہ اور ان کا ماحول اس نور سے منور رہا جگمگاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی، اور ہم کو بھی ہمیشہ اس کی توفیق عطا کرتا رہے۔" (المصابیح ص۳۱)

ایک اور بہت ضروری پروگرام

جو لجنہ اماء اللہ کے سامنے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا اور بہت ہی تاکید کی تھی اور گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی آپ نے اس سلسلہ میں بڑے زور دار الفاظ میں نصیحت فرمائی تھی وہ رسومات اور بدعات کی بیخ کنی کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا:۔

"کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے جماعت میں اور خصوصاً جماعت کی مستورات میں ایک مہم جاری کی تھی اور اس نے بڑی کامیابی حاصل کی تھی اور وہ مہم یہ تھی کہ جماعت بدرسوم اور بری عادتوں کو چھوڑ دے۔ اور بے تکلف زندگی اور اسلامی زندگی گزارنے کی عادی ہو جائے۔ ایک وقت جماعت پر ایسا آیا کہ حضور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئے اور جماعت بدرسموں سے اور بدرسموں کے بد نتائج سے محفوظ ہو گئی۔ لیکن اب پھر جماعت کا ایک حصہ اس طرف سے غفلت برت رہا ہے خصوصاً وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال یا دنیوی وجاہتیں عطا کی ہیں وہ بجائے اس کے کہ اپنے رب کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزارتے لوگوں کی خوشنودی کے حصول کی خاطر اور اس عزت کے لئے، جو حقیقت میں ذلت سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس دنیا کی عزت اور بدرسوم کی طرف ایک حد تک مائل ہو رہے ہیں یہ بدرسوم شادی بیاہ کے موقع پر بھی کی جاتی ہیں اور موت فوت کے موقعہ پر بھی۔ ہمیں انہیں کلیتاً چھوڑنا پڑے گا۔ ورنہ رسوم کے وہ طوق جو پہلے ہمارے گلوں میں پڑے ہوئے تھے

بدرسوم اور بدعادتوں کی وہ بیڑیاں

جو پہلے ہمارے پاؤں اور ہاتھوں میں تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:۔

یَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ (اعراف ع۹)

وہ ہم اپنے ہاتھوں سے پھر واپس لا کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو ان میں باندھ دیں گے اور ان طوقوں کو اپنے گلوں میں دوبارہ ڈال لیں گے پھر ہم ان راہوں پر کیسے دوڑیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی ہم پر کھولی ہیں۔" (المصابیح ص۳۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر پُر درد نصیحت کے باوجود بہت سے احمدی گھرانوں میں شادی کے موقع پر خصوصاً رسوم سے اجتناب نہیں کیا جاتا۔ کیا ہم نے احمدی ہوتے ہوئے یہ عہد نہیں دہرایا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ لیکن بیٹے کا رشتہ تلاش کرتے وقت یہ دیکھا جاتا ہے کہ لڑکی جہیز میں کیا لائے گی ہ لڑکے والوں کو جوڑے کتنے ملیں گے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کسی بہن سے باتوں باتوں میں مجھے یہ علم ہوا کہ ایک احمدی گھرانہ نے دوسرے احمدی گھرانہ سے رشتہ کرنے سے صرف اس وجہ سے انکار کر دیا کہ ان کا گھر معمولی سا اور شہر کے اندر تھا۔ اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر وہ کوئی کوٹھی کرایہ پر لے لیں تو ہم رشتہ کر لیں گے۔ میں نے کہا ہرگز نہ کرنا۔ اگر لڑکی کا دین انہوں نے نہیں دیکھا اعلیٰ اخلاق نہیں دیکھے اچھی تربیت نہیں دیکھی تو وہ لیں بھی تو آپ انکار کر دیں کہ ہم نے بیٹی دینی ہے کوٹھی نہیں۔ یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ وقت نہیں بیسیوں مثالیں ایسی ہیں جو میرے مشاہدہ اور علم میں آ چکی ہیں۔

میری بہنو! دنیا کتنی ترقی کر چکی ہے۔ بجائے علم و فضل میں آگے بڑھنے۔ بجائے علوم میں تحقیقات کرنے علمی کاموں میں حصہ لینے۔ دینی امور میں دوسروں کی راہ نمائی کرنے والے بننے کے اس دلدل میں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔ ان باتوں سے نہ عزت حاصل ہو گی نہ بزرگی۔ عزت قرآن پڑھنے سے ملے گی۔

عزت قرآن پر عمل کرنے سے ملے گی

عزت قرآن کی تعلیم دینے سے ملے گی۔ عزت اعلیٰ اخلاق کے اظہار سے ملے گی۔ عزت خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ اس کے مقرب بننے سے ملے گی۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا۔ (الکھف آیت ۱۱۱)

پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ نیک اور مناسب حال کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ایمان کے مناسب حال کام کرنے ضروری ہیں۔ وہ قربانیاں جن کا امام تقاضا کرے۔ وہ کام جن کے کرنے کا خلیفۂ وقت کا ارشاد ہو۔ پھر قرآن مجید میں ایک گُر بتا دیا گیا ہے اور اس میں مرد اور عورت کی کوئی تفریق نہیں اللہ تعالیٰ کی محبت ہر ایک حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ قرآن کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے اور وہ یہ ہے کہ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (النحل ۹۸)

جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔ اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ بھی فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○ (سورہ سبا ۳۸)

ترجمہ:۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایسی چیزیں نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں ہاں جو ایمان لاتا ہے اور اس کے مناسب حال عمل کرتا ہے وہ ہی ہمارا مقرب ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر بدلے ملیں گے اور وہ بالاخانوں میں امن سے زندگی بسر کریں گے۔

بے شک مال بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے۔ اور اولاد بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت صرف اعمالِ صالحہ کی ادائیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الموعود کے اُن احکامات پر چلنے سے جو انہوں نے آپ کیلئے جاری کئے ہیں، مل سکتی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکی ہوں کہ

آپ نمائندہ کی حیثیت سے آئی ہیں

یہاں سے واپس جاکر کوشش کریں جائزہ لیں اور سب بہنوں کا تعاون حاصل کرکے کوشش کریں کہ ہر لجنہ اماء اللہ کی ممبر سرگرم عمل ہوجائے۔ ہم میں جو بُرائیاں ہیں اُن کو دُور کریں اپنی اولاد اور اگلی نسل کی تربیت میں لگ جائیں۔ اپنے معاشرہ میں کسی بدعت اور رسم کو پنپنے نہ دیں۔ اپنی تعلیم کی طرف۔ دین سیکھنے کی طرف۔ قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی طرف۔ اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا تھا:۔

"ہماری رُوحانی زندگی اور جماعت احمدیہ کی روحانی اجتماعی زندگی محمدؐ کی محبت میں فنا ہو کر زندہ رہنا ہے۔ (انسان کمزوری کرجاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن توبہ اور استغفار کا دروازہ خدا تعالیٰ نے کھولا ہے تاکہ ہم پھر اس کی طرف واپس لوٹیں۔ لیکن ہماری زندگی قائم نہیں رہ سکتی اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر دُنیا کا خیال کریں اور دُنیا دارانہ تعلقات کو ترجیح دیں اور جو تعلق ہمارا خُدا اور اس کے رسُول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس تعلق محبت کو اس تعلق عشق کو اس تعلق فدائیت اور ایثار کو اس جذبہ کو کہ اگر ہزار زندگیاں بھی ملیں ہمیں تو ہم خدا پر اور اس کے رسُول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے۔ اس تعلق کو دُنیا کی کوئی کوشش دُنیا کا کوئی جادو قطع نہیں کرسکتا"

میری عزیز بہنو! آپ نے تو ساری دُنیا کے لئے نمونہ بننا ہے یہ کام ہے ہمارا لجنہ کا۔ آپ نے معلمات بننا ہے اُن مستورات کے لئے جو جماعت میں آئندہ داخل ہوں گی۔ ان کو علمِ دین سکھانا، مسائل سمجھانے، اسلامی اخلاق و آداب کی تعلیم آپ نے دینی ہوگی۔ اور اس کے لئے اگلے چند سالوں میں آپ نے تیاری کرنی ہے۔ ایک لڑکی جس کا ارادہ ایم۔ اے یا پی ایچ۔ ڈی کرنے کا ہوتا ہے وہ چھٹی ساتویں جماعت سے ہی محنت کوشش کرتی ہے کہ ہر امتحان میں اچھے نمبروں پر پاس ہوتی چلی جائے۔ اور اپنی منزل کو پا سکے۔ ہماری منزل بھی یہی ہے کہ ہم وہ دن دیکھیں جب اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے گا۔ اور پچھلوں کا کام ہوگا کہ آنے والوں کو

دین کا علم سکھائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو علوم کے خزانے لُٹانے آئے تھے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

ان خزائن سے پہلے اپنی جھولیاں بھریں اور پھر آنے والوں میں تقسیم کریں تا وہ بھی ان سے فائدہ اُٹھائیں۔

ہمارے عزائم بڑے ہیں مقاصد ارفع و اعلیٰ ہیں۔ لیکن کمزوریاں ابھی بہت ہیں۔ اس کے لئے سب سے قبل ہم نے ہر لجنہ کو منظم کرنا ہے اس کا مرکزی لجنہ سے رابطہ قائم کرنا ہے کثرت سے لجنات سے نہ رپورٹ آتی ہے نہ چندہ۔ جہاں لجنہ قائم نہیں جماعت قائم ہے وہاں لجنہ کا بھی قیام کرنا ہے اور ہر جگہ اس طرح تنظیم قائم کرنی ہے کہ آپس میں محبت۔ پیار۔ اخوتِ باہمی اور ہمدردی کا جذبہ لے کر سب کام کریں۔ لڑائی جھگڑے سے باز رہیں۔

دیہات کی لجنات

کی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ اب تو دیہات میں بھی تعلیم عام ہے لیکن ایک عام نقص دیہات میں یہ ہے اگر ایک صدر بن جائے اور وہ کام کے قابل بھی نہ رہے تب بھی کسی اور کو صدر بنانے کے لئے ممبرات آمادہ نہیں ہوتیں۔ اس سلسلہ میں کسی لحاظ کی ضرورت نہیں جو کام اور خدمت کرنے کی اہل ہو اُسے عُہدہ دیں۔ نہ کہ کسی کو خوش کرنے کے لئے۔ اس سلسلہ میں کئی سال سے میں توجہ دلا رہی ہوں کہ ضلعی لجنات اپنے ضلع کے انتظام کو مضبُوط کریں۔ دَورے کریں، کروائیں۔ اس سال ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ سرگودھا۔ سانگھڑ۔ پشاور اور منصورہ نے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بشیر آباد کی صدر نے بھی۔ ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ سرگودھا نے ضلعی سطح پر میٹنگز بھی بلائی ہیں۔ پشاور نے صُوبائی اجتماع منعقد کیا ہے۔ ان چند کے سوا دیگر اضلاع کی صدروں نے مثلاً راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات۔ لائل پور۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ ساہی وال۔ جھنگ۔ اور بہاولپور نے اس طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ کسی ایک صدر یا ایک عُہدہ دار کے دن رات کام کرنے سے ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب تک تمام عہدہ داران اور تمام ممبرات مل کر قدم بقدم نہ چلیں۔ سب کے لئے کام کا معیار یکساں ہو۔ قربانی کا جذبہ ایک ہو اور یوں محسوس ہو کہ سب کے جسموں میں ایک دل دھڑک رہا ہے۔ تمام ضلعی لجنات کی صدروں کی ذمہ داری ہے اگر اس سال وہ دَورے نہیں کریں گی، اپنے ضلع کی نگرانی کا کام نہیں سنبھالیں گی تو ان کو کام سے ہٹانا پڑے گا۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جو ہر سال

لجنات کے لئے لائحہ عمل

تجویز کرتی ہے کم از کم اس پر سو فیصد عمل کیا جائے۔ لائحہ عمل کا یہ مطلب نہیں کہ صرف یہ کام کرنا ہے۔ یہ تو کم سے کم معیار بتایا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ چڑھ کر کرنا چاہیئے۔ شعبہ تعلیم کی طرف سے کتب حضرت مسیح موعودؑ مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ ایک سال میں چھ کتب یعنی ہر دو ماہ میں ایک کتاب یہ کوئی زیادہ نہیں۔ کوشش کریں کہ ہر خواندہ عورت، اور لڑکی ان کو پڑھے۔ جسے سمجھ نہ آئے وہ اپنی عہدہ داروں اور سیکرٹری تعلیم سے سمجھے۔ ان کو اجلاسوں میں سمجھایا جائے۔ اور اس طرح کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب

پر عبُور حاصل ہو۔ ان کے ذریعہ آپ کو قرآن کریم کا فہم حاصل ہوگا۔ ہر شہری لجنہ کی کم از کم چالیس فیصد ممبرات کو یہ مقررہ نصاب پڑھوانا چاہیئے۔ خلاصہ کرکے آسان زبان میں اجلاسوں میں پڑھائیں۔ تا جو خود نہ پڑھ سکیں وہ سُن کر مطالب سمجھ لیں۔ یہی وہ خزانے ہیں جو مہدی علیہ السلام نے تقسیم کئے۔ لیکن ہم پورا فائدہ نہیں اٹھا رہیں۔ دوسرے ممالک کی خواتین خواہش کرتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرکے اُن تک پہنچایا جائے تا وہ پڑھیں۔ لیکن جن کے سامنے معارف کا ٹھاٹھیں مارتا ہُوا دریا بہہ رہا ہے وہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتیں۔ عمل کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے۔ اور علم حاصل ہوگا آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے جو تفسیر ہیں قرآن عظیم کی۔ اور جو دلیل ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت کی۔ کوشش کریں علم کو پھیلانے کی احمدی خواتین میں۔ احمدی عورت جاہل نہیں ہونی چاہیئے۔ احمدی عورت دینی علم سے بے بہرہ نہیں ہونی چاہیئے۔ احمدی عورت کے اخلاق اعلیٰ اور اس کا کردار بے عیب ہونا چاہیئے۔ اور آپس میں اتفاق ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نا اتفاقی سے ہم اپنے بلند مقاصد حاصل نہیں کر سکتیں۔ پھر شاخہائے لجنہ اماء اللہ کا مرکزی لجنہ اماء اللہ سے گہرا تعلق ہونا چاہیئے۔ تا وہ قدم قدم پر اُن کی راہ نمائی کر سکے۔ اس سلسلہ میں جہاں میں لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ مرکزی لجنہ کی عہدہ داران سے گہرا رابطہ قائم کریں۔ صرف رپورٹ اور چندہ بھیج دینا کافی نہیں۔ وہاں عہدہ داران سے بھی کہوں گی کہ ان کا تعلق ہر لجنہ سے ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ ان کے مسائل کو سمجھ سکیں اور سمجھ کر ان کی صحیح راہ نمائی کر سکیں۔

انتخابات کے سلسلہ میں قانون کی پابندی کی جائے۔ لجنہ کی عہدہ داران کے انتخابات کے قوانین بنائے جا چکے ہیں۔ صدر وہ منتخب کی جائے جو قرآن کا ترجمہ جانتی ہو۔

سب سے آخر میں اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ

دُعاؤں پر بہت زور دیں

اسلام کی ترقی کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے، اپنی اولاد کے لئے، اپنے کاموں میں کامیابی کے لئے، اپنے ملک کی بہتری اور ترقی کے لئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے ربّ کی محبت ہم سب کو حاصل ہو۔ اس کے فضل کے سایہ تلے ہم سب آجائیں۔ وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ اور ہم اس کی رضا کو حاصل کرکے خوش ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض يُحْيِي الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ پُوری ہو۔ اٰمین اللّٰھُمَّ اٰمین۔

(منقول از ماہنامہ "مصباح" ربوہ دسمبر ۷۹ء جنوری ۸۰ء)

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

مبلغین و نمائندگان کی میٹنگ

۵ جنوری کی رات درس بشیر محترم امیر صاحب کی زیر صدارت مقامی و مرکزی مبلغین کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جملہ انتظامات کا جائزہ لیا گیا اس موقع پر محترم امیر صاحب نے انتظامات کو حسن رنگ میں چلانے کے لئے بعض ہدایات دیں اور بعض مبلغین نے بہت مفید تجاویز پیش کیں

نماز تہجد اور درس القرآن

پروگرام کے مطابق مورخہ ۶/۱/۸۱ کو صبح ۵ بجے احباب جماعت نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے جو باجماعت ادا کی گئی۔ اس کے بعد نماز فجر باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد درس القرآن دیا گیا نماز اور درس کے بعد ناشتہ اور جلسہ کی تیاری کا وقفہ تھا

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی صدارت جماعت کے ایک مخلص احمدی محترم الحاج شیخ ثمانو صاحب چیئرمین امیر کانگرس نائیجیریا نے کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مرزا نصیر احمد خالد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت خوش الحانی سے کی۔

اس کے بعد محترم الحاج عبدالعزیز ایبولا صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا نے ملک نائیجیریا کا جھنڈا اور محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نے لوائے احمدیت فضا میں لہرایا جس کے ساتھ ہی فضا اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے محترم امیر صاحب۔ محترم پریذیڈنٹ صاحب اور صدر جلسہ کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ ازاں بعد جماعت احمدیہ کے مقامی مبلغ مکرم ڈرامولا صاحب نے سیدنا حضرت سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا قصیدہ پڑھ کر سنایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

افتتاحی خطاب

نظم خوانی کے بعد جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا۔ جمہوریہ بینن۔ نائیجر اور ٹوگو لینڈ کے امیر و مشنری انچارج محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے سب سے پہلے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ہم پندرھویں صدی ہجری کے پہلے جلسہ سالانہ سے اپنی نئی مستقل سائیٹ کا افتتاح کر رہے ہیں محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں گزشتہ سال کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہونے والی کامیابیوں کا نہایت اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا اور بتایا کہ ان کاموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا میں بیعت کرنے والوں کی تعداد میں خاصہ اضافہ فرمایا ہے۔

محترم امیر صاحب نے نئے سال کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ چند سالوں میں ہمیں پہلے سے زیادہ ہمت اور محنت سے کام کرنا ہوگا تا کہ اسلام و احمدیت کا علم بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ آپ نے جماعت کو ٹارگٹ دیا کہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ میں نائیجیریا سے کم از کم یکصد احباب کو [illegible] شرکت کرنی چاہئے۔ آپ نے بتایا کہ انشاء اللہ بفضلہ تعالیٰ امسال ہم مزید سکول۔ ہسپتال۔ مشن ہاؤسز اور مساجد کے علاوہ مقام ہذا پر ایک عالیشان جامع مسجد بھی تعمیر کریں گے۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے جماعت کو سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نئی صدی کے لئے دئے گئے دو ماٹوز (حمد و عزم۔ محبت و خدمت) کی طرف توجہ دلائی۔

پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد جماعت کے ایک رکن محترم الحاج ایم اے امین صاحب نے اس کانفرنس پر موصول ہونے والے پیغامات پڑھ کر سنائے اولیت سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کو تھی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو یاد دلایا کہ موجودہ صدی انشاء اللہ اسلام و احمدیت کے فتح اور غلبہ کی صدی ہے اور اس صدی میں خدا اور اس کے رسول کے غلبہ کی خاطر بنی نوع انسان کے دل کو جیتنا ہماری ذمہ داری ہے۔ (حضور پرنور کے اس روح پرور خطاب کا مکمل متن بدر مجریہ ۲/۸۱ ۱۹ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ مدیر)

پیغام محترم وکیل التبشیر صاحب

دوسرے نمبر پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کی ترقیات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اس ترقی کی وجہ سے اس جماعت کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

پیغام گورنر اونڈو سٹیٹ

تیسرا پیغام عزت مآب جناب گورنر آف اونڈو سٹیٹ کا تھا جس میں آپ نے فرمایا کہ:-

"یہ امر میرے لئے باعث مسرت ہے کہ میں احمدیہ جماعت نائیجیریا کی ۳۳ویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر اپنا پیغام ارسال کروں میں اس امر سے پوری طرح واقف ہوں کہ جماعت احمدیہ ملک کی رفاہی اور تعلیمی ترقی کے لئے غیر معمولی کام کر رہی ہے میری یہ خواہش ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس شاندار کام کو جاری رکھیں گے۔

جناب گورنر نے مزید فرمایا کہ مذہب ان عقائد کا مجموعہ ہے کہ جس میں غیب کی اس طاقت یا طاقتوں کو تسلیم کیا جاتا ہے جو ہمیں کنٹرول کرتی ہیں اس پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑتی ہے کہ مذہب لوگوں اور قوموں کی زندگی میں ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مذہب اپنے اندر ایک ایسی غیر معمولی طاقت رکھتا ہے کہ اگر اسے صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو اس کے ذریعہ لوگوں کے اخلاقی معیار کو بہت بلند کیا جا سکتا ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد باہمی اخوت و محبت پر زور دیتے ہیں۔ آپ کو اس امر کی تلقین کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ان خصوصیات پر انحصار رکھیں جو اسلام کے ان مطالبات کو فروغ دے سکیں اور اس طرح ایک عظیم قوم کی تعمیر کر سکیں۔

پیغام ڈپٹی ہائی کمشنر سیرالیون

اس موقع پر پڑھا جانے والا چوتھا پیغام جمہوریہ سیرالیون کی ایمبیسی کے ڈپٹی ہائی کمشنر کا تھا جس میں انہوں نے کہا

"یہ امر میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں آپ کو ۳۱ویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر جو آجکل لیگوس میں انعقاد پذیر ہو رہا ہے اپنے خاندان اور لیگوس میں سیرالیون کے سفارتخانہ کے تمام افراد کی طرف سے ہدیہ سلام اور دلی مبارکباد کے جذبات پیش کروں میری یہ دعا ہے کہ سوسائٹی کی اصلاح اور تمام دنیا میں علم کی اشاعت کے لئے آپ کی مسلسل جدوجہد اور قربانی ہمیشہ جاری رہے اور اس میں کمی واقع نہ ہو۔"

خطاب محترم ڈاکٹر صاحب

پیغامات کے پڑھے جانے کے بعد لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسر محترم ڈاکٹر ایم فشولا صاحب نے

"نئی صدی کا پیغام"

کے موضوع پر ایک جامع اور دلوں کو گرما دینے والی تقریر کی آپ نے قرآن کریم۔ احادیث۔ کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ انشاء اللہ یہی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہو گی آپ نے جماعت احمدیہ کے بعض عقائد کی حقانیت اور فوقیت کو دلائل سے پیش کیا۔ نیز بتایا کہ آنے والے مسیح و مہدی سے متعلق جو علامات بیان کی گئی تھیں۔ وہ پوری ہو چکی ہیں نئی صدی کے آغاز

کے ساتھ اب معاندین پر مزید اتمامِ حجت پوری ہو چکی ہے

خطبہ جمعہ و نمازِ جمعہ

محترم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد نمازِ جمعہ کے لئے وقفہ تھا دو بجے بعد دوپہر محترم امیر صاحب نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ اس سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ دیا جس میں آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے جماعت کو نائیجیریا میں ایک مرکز بنانے اور کھولنے میں یہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق دی بعدہٗ آپ نے فرمایا کہ نئی صدی جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے متعدد بار اعلان فرمایا ہے غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس لئے ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور خاص طور پر لا الٰہ الّا اللہ کا ورد بکثرت کرنا چاہئے۔ تاکہ دنیا میں توحید قائم ہو

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس چار بجے شام شروع ہوا جس کی صدارت جماعت احمدیہ نائیجیریا کے نیشنل پریذیڈنٹ محترم الحاج عبدالعزیز ابیولہ صاحب نے کی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قریشی محمد اکبر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی بعدہٗ جماعت کے لوکل مبلغ مکرم ابراہیم بیجی صاحب نے یوروبا زبان میں تقریر کی آپ نے [illegible] میں جماعت کے حق میں پیدا ہونے والی خوشکن تبدیلی کا ذکر کیا۔

مکرم ابراہیم بیجی صاحب کے بعد مکرم ذکر اللہ داؤد صاحب آف "ری پبلک آف بینن" نے جمہوریہ بینن اور ٹوگولینڈ میں احمدیت کے عنوان پر تقریر کی آپ نے ان دونوں ملکوں میں احمدیہ کے ورود کی ابتدائی تاریخ بیان کرنے کے بعد ان کٹھن حالات کا ذکر کیا جن میں سے گزر کر احمدیت ان ممالک میں ایک تناور درخت بن گئی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جمہوریہ بینن میں ہماری اپنی دو خوبصورت مساجد ایک وسیع مشن ہاؤس اور اپنا کلینک ہے اسی طرح ٹوگولینڈ میں بھی مسجد کے لئے زمین کی پیشکش ہو چکی ہے اور عنقریب محترم امیر صاحب وہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے انشاء اللہ۔

محترم ذکر اللہ صاحب کی تقریر کے بعد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے

"صد سالہ جوبلی سکیم"

کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اس سکیم کا پس منظر بیان کرنے کے بعد اس کے ثمرات کا بالتفصیل تذکرہ کرتے ہوئے سپین کی سرزمین میں سات سو سال کے بعد خانہ خدا کے سنگ بنیاد رکھے جانے کو اس الٰہی سکیم کا ابتدائی شیریں ثمرہ ثابت کیا جس کا سہرا حضرت ناصر دین، نافلہ موعود سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر ہے موصوف نے اپنی تقریر میں اس سکیم کے روحانی پہلو اور روحانی پروگراموں کی بھی تفصیل بیان کی۔

مکرم مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر ایم جے اے انگلا صاحب ڈپٹی سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین بورڈ لیگوس نے تقریر کی آپ نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے جو نہایت دلچسپی اور شوق سے سنے گئے اس تقریر کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں نمازوں کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب نے درس الحدیث دیا جس میں خلافت کی اہمیت و اطاعت پر زور دیا

اس کے بعد وقفہ طعام تھا کھانے کے بعد احباب کو سلائیڈز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی مساعی کے بعض مناظر دکھائے گئے۔

مورخہ ۲۷ فروری کو حسب سابق احباب و خواتین نے ۵ بجے صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی جس کے بعد نماز فجر بھی باجماعت ادا کی گئی بعدہٗ قرآن کریم کا درس مکرم مولوی عزیز الرحمٰن خالد صاحب نے دیا۔

نمازوں اور درس کے بعد ناشتہ اور تیاری جلسہ کے لئے وقفہ تھا۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس مورخہ ۲۷ فروری ۹ بجے صبح زیر صدارت محترم جناب جسٹس آر اے بیجی صاحب شروع ہوا سب سے پہلے مکرم مولوی ظفر احمد سرور صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد [illegible] بیجی صاحب نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔

ازاں بعد مکرم الحاج خلیل محمود صاحب (امریکن نیشنل) انسٹرکٹر احمدیہ یونیورسٹی زاریا نے

"پندرھویں صدی کا آغاز"

کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ پندرھویں صدی میں امام مہدی کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوا ہے پوری ایک صدی گزرنے کے بعد اور کسی دوسرے مدعی کے پیدا نہ ہونے کی بناء پر احمدیت کی حقانیت روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

محترم خلیل محمود صاحب کی تقریر کے بعد محترم الحاج زبیڈا الیاس صاحب نے

"امام مہدی اور جہاد"

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے جہاد کی اقسام از روئے قرآن و حدیث بیان کرنے کے بعد بتایا کہ ہر زمانہ ہم سے مالی اور نفس کے خلاف کے جہاد کا مطالبہ کر رہا ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے پیروکاروں نے جس رنگ میں جہاد بالمال والقلم کیا ہے اس کی مثال چودہ صدیوں میں ملنا محال ہے آپ نے جہاد کے متعلق مسلمانوں میں غلط عقائد کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ اسلام امن و آشتی اور محبت کا علمبردار ہے۔ محترم الحاج الیاس صاحب کی تقریر کے بعد الحاج [illegible] الامو تو صاحب نے نئے مشن ہاؤس کی تعمیر، اہمیت و ضرورت بیان کرنے کے بعد جماعت کے افراد سے فنڈز کی اپیل کی جس کے نتیجہ میں مخلصین جماعت نے آن واحد میں چھ ہزار نائرہ نقد اور چار ہزار نائرہ کے وعدے کر دئے الحمد للہ۔

اس کے بعد صدر جلسہ نے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا

چوتھا اجلاس

اس دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم ایس - جی اے ہڈ [illegible] کمشنر برائے ریفارمیٹری، یوتھ سپورٹس برائے لیگوس سٹیٹ شروع ہوا سب سے پہلے مکرم مولوی ذکر اللہ ایوب صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مقامی مبلغ مکرم ایم ایم جلیو صاحب نے

"سیرت حضرت مسیح موعودؑ"

کے موضوع پر تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی قبل از دعویٰ اور بعد دعویٰ پر ایک جامع تقریر کی۔ محترم حبیب صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ایک بزرگ الحاج سینیا نے تقریر کی موضوع تھا

"میں نے جلسہ سالانہ ربوہ میں کیا پایا"

موصوف کی تقریر لوکل زبان میں تھی جس سے احباب جماعت بہت محظوظ ہوئے آپ نے جلسہ سالانہ کے دوران سب سے زیادہ مبارک گھڑی اس کو قرار دیا جب وہ حضور ایدہ اللہ کی صحبت میں بیٹھے۔

محترم الحاج صاحب کی تقریر کے بعد اوگن سٹیٹ ہاؤس آف اسمبلی اور ڈپٹی مجارٹی لیڈر ڈیموکریٹک پارٹی کے نائب قائد [illegible] ابراہیم صاحب نے تقریر کی۔ واضح رہے کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا اوگن سٹیٹ نے ایک مقام پر احمدیہ فارم موسوم بہ "مجیع" شروع کر رکھا ہے جس میں مختلف فصلیں اور سبزیوں کے علاوہ مرغی خانہ۔ مچھلیوں کی افزائش کے لئے تالاب وغیرہ بنائے جائیں گے اور یہ فارم حکومت کے لئے بھی ایک ماڈل ہوں گے۔ آنریبل ابراہیم صاحب نے اس فارم کی تفصیل بیان کی آپ کی اس تحریک کے بعد جماعت احمدیہ کا ڈونز کے ایک رکن محترم الحاج [illegible] صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ کے تاثرات بیان کئے موصوف نے مرکز سلسلہ میں باہمی [illegible] اخوت اور [illegible] کا مختصر طور پر [illegible] اس مختصر تقریر کے بعد [illegible] کا پروگرام تھا۔ جس میں انگلستان کے مبلغ [illegible] صاحب اور ٹوگو لینڈ کے [illegible] مصطفیٰ صاحب نے اپنے اپنے علاقوں میں احمدیت کی ترقیات کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ اس کے بعد نماز مغرب و عشاء کا وقفہ تھا جن کی ادائیگی کے بعد عشائیہ کے لئے وقفہ تھا۔

رات نو بجے وی۔ ٹی۔ او کے ذریعہ سیدنا و امامنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ۱۹۸۰ء اور جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء ربوہ کی فلم دکھائی گئی۔

حسب سابق مورخہ ۲۸ فروری ۸۱ء کو بھی احباب جماعت نے نماز تہجد باجماعت ادا کی جس کی امامت لوکل مبلغ مکرم الفا ایم اے سلمان صاحب نے کی

(باقی صفحہ ۱۱)

آخری قسط

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ۔ نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زور سے
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی"

مصنفہ: اے [illegible] قیصر

تلخیص و ترجمہ: مکرم منظور احمد صاحب [illegible] ایم اے [illegible] تحریک جدید قادیان

نوٹ:- باب ہشتم میں مصنف [illegible] [illegible] کر دیا گیا ہے۔ (مترجم)

باب نہم

ذاتی منشور

اس تصنیف کے آخر میں اپنا [illegible] کے متن میں پیش کرنا چاہتا ہوں نیز [illegible] بھی کہ [illegible] میں اس کتاب کی تصنیف پر کیونکر [illegible] ہوا۔

دیگر [illegible] بھی [illegible] کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر وفات نہیں پائی اور وہ مشرق کی جانب [illegible] گئے تھے اور وہیں مدفون ہوئے [illegible] اس بات نے مجھے دلچسپی لینے پر مجبور کر دیا۔

اس موضوع کا ایک [illegible] کے بعد میں نے بعض بنیادی حقائق کو جمع کرنا شروع کر دیا اس دوران میں ایک دوست نے میری توجہ "[illegible]" میں شائع شدہ ایک مضمون کی طرف دلائی جس میں حضرت عیسیٰ کے مزار اور بالآخر ان کی کشمیر میں تدفین کے بارہ میں [illegible] کا مکمل نقشہ بھی پیش کیا گیا تھا [illegible] پیدا ہوئے [illegible] مضمون کے مطالعہ کے بعد میں نے [illegible] HAUS LIEDKE [illegible] کے سلسلہ میں [illegible] "بیت الاول" [illegible] چنانچہ ان دونوں [illegible]

نے اس سلسلہ میں مجھے جملہ تمام متعلقہ مواد ازراہ نوازش مجھے بھجوا دیا۔ [illegible] کی راہنمائی [illegible] سے رابطہ قائم کرنے میں [illegible] اور وہیں سے [illegible] تحریک کے پاکستانی [illegible] راہنمائی بھی کی [illegible] شہزادہ بشارت سلیم [illegible] اور پروفیسر فدا حسین [illegible] تمام فاضل [illegible] اس موضوع پر تحقیق کر رہے تھے [illegible] جرمن میگزین کے مضمون میں [illegible] کیا گیا تھا۔

جیسے جیسے میری تحقیق نے ارتقائی منازل طے کیں میں نے یہ محسوس کیا کہ [illegible] زمین پر قدم [illegible] بلکہ اس [illegible] توجہ [illegible] گذشتہ [illegible] ایک کتاب پیرس میں شائع ہوئی ہے اور [illegible] نامعلوم زندگی "THE UNKNOWN LIFE OF JESUS CHRIST" کے نام سے اس کا انگریزی ایڈیشن شائع ہوا [illegible] اظہار کیا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے [illegible] میں ہندوستان کا سفر اختیار کیا تھا۔

[illegible] ۱۸۹۸-۹۹ء میں لاہور [illegible] THE [illegible] حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی احمدیہ تحریک کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" [illegible] شروع کی اس تصنیف میں اس مسئلہ سے روشناس کرایا گیا تھا [illegible] پر وفات پائی [illegible] یونیورسٹی قاہرہ [illegible] قرآنی [illegible] حضرت عیسیٰ نے [illegible]

پائی تھی۔

حال ہی میں حضرت عیسیٰ سے متعلق کشمیر اور دیگر معاملات پر متعدد رسالوں میں مضامین شائع ہوئے ہیں۔ "اسٹرن" STERN کے عنوان "حضرت عیسیٰ [illegible]" ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا اس کے علاوہ السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا میں [illegible] N. S. [illegible] کا مضمون کیا حضرت عیسیٰ مسیح کشمیر میں مدفون ہیں ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا [illegible] لندن [illegible] میں بھی شائع ہوا [illegible] ہندوستان [illegible] ڈون ڈانکن [illegible] ہفت روزہ "ہورزو" [illegible] ڈون ڈانکن [illegible] اس وقت اس مقبرہ کی بات [illegible] جب وہ اس علاقہ میں سفر کر رہے تھے۔

ان مضامین کی اشاعت اور [illegible] حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تصنیف [illegible] گزرنے کے باوجود یہ امر قابل تعجب ہے [illegible] کر حضرت عیسیٰ نے اپنے [illegible] شباب میں ہندوستان کا [illegible] کیا [illegible] کا سفر اختیار کیا اور وہیں وفات پا کر کشمیر کے [illegible] میں مدفون ہوئے [illegible] کے بارے میں کوئی بیدار [illegible] پائی۔

میرا ذاتی [illegible] ہے کہ [illegible] پیدا ہوگئے [illegible] کر خود کشمیر [illegible] چنانچہ اس [illegible]

انڈیا کے جٹ طیارہ کے ذریعہ [illegible] اور دہلی سے [illegible] پرواز کی جہاں مجھے بالخصوص کشمیر اور ہندوستان کی روایات اور دیگر آثار [illegible] پر مشتمل [illegible] سری نگر [illegible] اور یہ احساس [illegible] کشمیر [illegible] ہندوستان [illegible] اس امر کی تصدیق [illegible] سری نگر [illegible] پر قیام کرنے اور [illegible] یہ بات [illegible] کی ایک [illegible] پاکستان [illegible] یہاں ہندوستان اور پاکستان [illegible]

کیونکہ کشمیر میں [illegible] مسلمانوں کی [illegible] زیادہ ہیں) لیکن [illegible] معمولی [illegible] یہودی، ہندو، بدھ اور عیسائی [illegible] ملاقات کے حالات [illegible] زندگی [illegible] سری نگر [illegible] ایک بین الاقوامی [illegible] لیکن [illegible] اور ان کی [illegible] حضرت عیسیٰ کی [illegible] منتقل ہوگئے اور [illegible] کی روایات [illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ اور حضرت [illegible] روایات اور [illegible] مقامات [illegible] دونوں کے نام [illegible]

اس کے [illegible]

جانب سے [illegible] پیش [illegible] آپ [illegible] کر لاہر [illegible] قدیمہ اور قدیم [illegible] ڈائریکٹر کے علاوہ جاپان کی [illegible] کے پروفیسر ماہر آثار قدیمہ [illegible] علم الانسان اور مشہور محقق بھی ہیں۔ پاستاذ نذیر احمد آپ حصول معلومات کے سلسلہ میں اس سرزمین اور اس قوم کے حالات کے ملاحظہ و مطالعہ سے کسی دور [illegible] ہوتے "حضرت عیسیٰ جنت ارضی میں" کے مصنف نذیر احمد وہ ہستی ہیں جنہوں نے شہادتوں اور روایتوں کی [illegible] چھان بین کی ہے کہ انسان لامحالہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا حضرت عیسیٰ واقعی قلب [illegible] میں مدفون ہیں؟

اپنے اس قیام کے دوران میں صاحبزادہ بشارت سلیم سے یہ جان [illegible] مسافر اور طویل طریق گفتگو [illegible] کا بھی موقعہ ملا۔ یہ وہ وجود ہیں جو حضرت عیسیٰ کی براہ راست نسل اور اولاد ہیں۔

ابتدائی [illegible] ہمارا [illegible] تحقیق کے سلسلہ میں [illegible] تیار ہوئے خیالات باضابطہ طور پر [illegible] مقامات کے ملاحظہ و معائنہ کا ما حصل ہیں جو حضرت موسیٰ کے کشمیر میں ورود فرمانے اور [illegible] اسرائیلی قبیلوں کے یہاں سکونت اختیار کرنے اور پھر بالآخر حضرت عیسیٰ کے ورود فرما ہونے اور یہیں وفات پا جانے کی روایات سے [illegible] متعلق ہیں۔ ان تمام امور کا حیران کن ما حصل یہ ہے کہ یہ روایات اناجیل میں بیان شدہ متعلقہ واقعات سے صرف کہیں کہیں معمولی اختلاف رکھتی ہیں ورنہ درحقیقت یہ اناجیل کے واقعات کی تکمیل و توضیح میں غیر معمولی طور پر ممد و معاون نظر آتی ہیں۔

یہاں میں ان جملہ امور کی توثیق و تصدیق کرتا ہوں کہ یہاں "روضہ بل" یعنی یوز آسف یا حضرت عیسیٰ کا مقبرہ موجود ہے اور میں نے اس کو دیکھا ہے میں اس امر کی بھی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے "سنگِ موسیٰ" کو مس کیا ہے اور اس بات کی بھی صراحت کرتا ہوں کہ میں "بیس مارگ" کے اس سبزہ زار تک گیا جہاں سے حضرت عیسیٰ کا کشمیر میں ورود ہونا بتایا جاتا ہے اور [illegible] شہادت پیش کیا جاتا ہے میں نے "عیش مقام" کو بھی دیکھا ہے جہاں حضرت عیسیٰ نے قیام فرمایا تھا اور یہاں [illegible] عصائے موسیٰ یا عصائے عیسیٰ محفوظ ہے۔ میں اس بات کی بھی حلفیہ شہادت پیش کرتا ہوں کہ میں نے جن جن افراد سے سوالات کئے انہوں نے نہایت ایمانداری سے ان سوالات کے جوابات دیئے۔ بعض نے بتایا کہ وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ ہی تھے۔۔۔ ۔۔ حضرت موسیٰ کے مقبرہ کے نگران نے میرے روبرو یہ [illegible] کہا کہ اس کے آباؤ اجداد ساڑھے تین ہزار سال سے اس مقبرہ کے نگران اور محافظ چلے آتے ہیں۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ یہ دنیا سے ایسے کٹے ہوئے ہیں کہ ہٹلر کو ہنوز ایک مکرم و معظم بادشاہ سمجھتے ہیں اور ان کو یہ پتہ نہیں کہ عرصہ ہوا وہ دنیا سے گذر گیا اور یہ کہ اس نے ان کے بھائی بندوں پر غیر معمولی مظالم بھی ڈھائے تھے۔ ہم نے جن جن افراد سے ان کی روایات اور تاریخ کے متعلق دریافت کیا اور ان کی بیرونی دنیا سے بخصوص لاعلمی اور حضرت عیسیٰ (یا یوز آسف) اور حضرت موسیٰ کے متعلق ان کی اپنی روایات جو ان حضرات کے بارہ میں اناجیل کی تاریخی اور سیاقی عبارات سے ہم آہنگ نظر آتی ہیں یہ شبہ پیدا نہیں ہوتا کہ یہ کلیتہً ان کی اپنی اختراعات ہیں۔ دراصل ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ فی الواقع یہ بعض ٹھوس بنیادوں پر ہی استوار ہیں۔

پروفیسر حسین بھی اپنی سالہا سال کی مشقت طلب تحقیق و جستجو کے بعد مذکورہ بالا نتیجہ پر پہنچے ہیں ممکن ہے وہ بعض پہلوؤں کے اعتبار سے غلطی خوردہ ہوں لیکن یہ صورت بھی عمداً نہیں بلکہ سہواً ہے دراصل ان کے اساسی معتقدات اور نظریات جو اس کتاب میں بھی پیش کئے گئے ہیں مستحکم و مخلص اساس پر قائم ہیں۔

اسی طرح صاحبزادہ بشارت سلیم کی جو خاندانی روایات ان کے والد [illegible] ذریعہ ان تک پہنچی ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ دیگر امور کا جو اظہار انہوں نے فرمایا ہے اس کی متانت و سنجیدگی میں بھی شک و شبہ کا جواز نظر نہیں آتا۔

کشمیر کے سفر اور متعلقہ اصل عمارات روایات اور مقابر کی جانچ پڑتال نیز پروفیسر فدا حسین، صاحبزادہ بشارت سلیم اور دیگر اہل کشمیر سے گفت و شنید کے بعد میری یہ ذاتی رائے ہے کہ حضرت عیسیٰ کے کشمیر و ہندوستان کے دورہ اور یہیں پر ان کی وفات اور تدفین اور اسی ملک میں حضرت موسیٰ کی وفات و تدفین کے جو شواہد و نشانات ہیں ان کے حقیقت بر کنار ہونے کے قوی امکانات موجود ہیں مگر چونکہ قطعی ثبوت کا فقدان ہے لہذا میری رائے ہے کہ اس زیر بحث مقبرہ کو سائنسی تحقیقات کے لئے کھولا جائے۔ مزید براں میری یہ [illegible] ہے کہ حقیقت کی تلاش و جستجو کے لئے بائبل کے [illegible] ماہرین السنہ، مستشرقین، ماہرین اسلام و تاریخ قدیم کی ایک عالمی مجلس طلب کی جائے جس [illegible] انہیں ذرائع کے ماتحت ہم [illegible] بنیادی [illegible] تک پہنچ سکتے ہیں۔

اس کتاب کا مقصد قارئین کے ایک وسیع طبقہ کو ان امور سے آگاہ کرنا ہے جو ہنوز ان کے علم میں نہیں ہیں اور اس اعتبار سے کہ حضرت عیسیٰ کے بارہ میں ان کے جو معتقدات ہیں وہ [illegible] کے حامل ہیں۔ یقیناً حضرت عیسیٰ ایک ایسا وجود ہیں جنہوں نے عیسائیت کی مختلف صورتوں میں مغرب کے تہذیبی ارتقاء پر غیر معمولی اثرات مرتب کئے ہیں اگر ان امور کا اظہار کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر وفات نہیں پائی اور یہ کہ وہ [illegible] بھی نہیں [illegible] یہ کتاب ان امور کا ایک [illegible]

[illegible] تہجد کی ادائیگی کے بعد نماز فجر باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد درس القرآن محترم امیر صاحب نے دیا۔

پانچواں اور آخری اجلاس

جلسہ سالانہ کے پانچویں اور آخری اجلاس کی صدارت محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] قائمقام امیر و مشنری انچارج نے کی۔ اس اجلاس کا آغاز صبح ۱/۲ ۹ بجے تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مبلغ مکرم سالم بچی صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم [illegible] گیکوز صاحب کی

"احمدیت یعنی تجدید اسلام"

کے موضوع پر علمی تقریر تھی آپ خود بوجہ علالت جلسہ میں نہ آ سکے مگر آپ کی تقریر ان کے صاحبزادے نے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا کہ اسلام کی کمزوری کے زمانہ میں اسلام کا احمدیت کی شکل میں از سر نو ابھرنا مقدر تھا نیز یہ کہ غلبہ اسلام اس وقت احمدیت کی شکل میں ہی ہونا مقدر ہے۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر [illegible] صاحب میڈیکل آفیسر انچارج [illegible] ہسپتال اجیبوڈے نے

"چودھویں صدی کی اہمیت"

کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے گذشتہ صدی کے متعلق آنحضرت کی پیشگوئیوں اور علماء کی مقتدر تفسیروں کی روشنی میں ثابت کیا کہ امام موعود کے ظہور کے [illegible] وقت [illegible]

مکرم ڈاکٹر [illegible] صاحب کے خطاب کے بعد ابادان [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب نے

"احمدیت کا مستقبل"

کے موضوع پر [illegible] تقریر [illegible] بیان فرمایا [illegible] ہوگا۔ مکرم ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] آرلے [illegible] صاحب نے

"اسلام میں [illegible]"

کے موضوع پر [illegible] آپ کی تقریر [illegible] زبان میں تھی اور [illegible] بعض [illegible]

اس تقریر کے بعد [illegible] اختتامی [illegible] جلسہ کو کامیاب بنانے والے افراد [illegible] اور [illegible] دعا پر یہ [illegible] اختتام پذیر ہوئی [illegible] کارپوریشن [illegible] کے بعض حاضرین [illegible] تھے [illegible] اور اس کے بعد جماعت [illegible] جمع کی پابندی سے [illegible] محترم امیر صاحب [illegible] انڈوپیو [illegible] سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد [illegible] پانچ ہزار تھی جو گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں ایک ریکارڈ ہے۔ [illegible] تعداد

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ جنوبی بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ فرما رہے ہیں۔ موصوف اپنے دورہ میں وصولی چندہ جات کے ساتھ ساتھ پڑتال حسابات۔ تشخیص بجٹ۔ اور تجنید وغیرہ کا کام سرانجام دیں گے۔ میں جملہ قائدین کو خصوصاً اور دیگر عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام کو عموماً نائب صدر صاحب موصوف کے ساتھ جملہ اُمور میں کما حقہٗ تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے۔ آمین ٭

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

نام مجالس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام مجالس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۵ ۶/۸۱	کوڈالی	۳ ۸/۸۱	۱	۴
حیدرآباد و سکندرآباد	۲۷ ۶/۸۱	۶	۳ ۷/۸۱	کالیکٹ	۴	۲	۶
چنداپور۔کاماریڈی	۴ ۷/۸۱	۲	۵	کرولائی۔کلکولم	۶	۲	۸
حیدرآباد	۵	۱	۶	منارگھاٹ	۸	۱	۹
شادنگر	۶	۱	۷	الانلور	۹	۱	۱۰
جڑچرلہ۔محبوب نگر	۷	۱	۸	موریاکتی	۱۰	۱	۱۱
چنتہ کنٹہ۔بڈمان	۸	۳	۱۱	آرابورم	۱۱	۱	۱۲
یادگیر	۱۱	۳	۱۴	آلپی	۱۲	۱	۱۳
تیماپور	۱۴	۱	۱۵	کروناگاپلی	۱۳	۲	۱۵
گلبرگہ	۱۵	۱	۱۶	ساتان کولم	۱۵	۱	۱۶
شیموگہ	۱۷	۲	۱۹	میلاپالیم	۱۶	۱	۱۷
بنگلور	۲۰	۳	۲۳	شنکرن کوئیل	۱۷	۱	۱۸
مرکرہ	۲۴	۲	۲۶	میلاپالیم	۱۸	۱	۱۹
موگرال پٹیجیشور۔بینگلور	۲۷	۲	۲۹	مدراس	۲۰	۵	۲۵
پینگاڈی	۲۹	۳	۱ ۸/۸۱	قادیان براستہ حیدرآباد	۴ ۹/۸۱	-	-
کینانور۔کرڈلائی	۱ ۸/۸۱	۲	۳ ۸/۸۱	(۲۶ ۸/۸۱ تا ۱ ۹/۸۱ پانچ یوم رخصت)			

پروگرام دورہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب افغانی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب افغانی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مالی دورہ فرما رہے ہیں موصوف اپنے دورہ میں وصولی چندہ کے ساتھ ساتھ تشخیص بجٹ اور تجنید کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ جملہ قائدین مجالس، عہدہ داران مقامی اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں ٭

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام مجالس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام مجالس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۵ ۶/۸۱	ناصرآباد	۱ ۷/۸۱	۲	۳ ۷/۸۱
جموں	۱۵ ۶/۸۱	۱	۱۶	شورت	۳	۱	۴
بھدرواہ	۱۶	۲	۱۸	یاری پورہ	۴	۱	۵
چارکوٹ براستہ بنوں	۱۹	۲	۲۱	چیک ایرچ	۵	۱	۶
کالابن۔لوہارکہ	۲۱	۱	۲۲	نونہ مئی	۶	۱	۷
پونچھ۔شیندرہ	۲۲	۲	۲۴	ماندرجن	۷	۱	۸
سلواہ۔گورسائی	۲۴	۱	۲۵	رشی نگر	۸	۲	۱۰
بڈھانوں	۲۵	۱	۲۶	آسنور۔کوریل	۱۰	۳	۱۳
سرینگر	۲۷	۲	۲۹	سرینگر	۱۳	۱	۱۴
اونہ گام۔ترکہ پورہ	۲۹	۱	۳۰	قادیان	۱۵ ۷/۸۱	-	-
ہاری پاری گام	۳۰	۱	۱ ۷/۸۱	✻ ✻	✻	✻	✻

دُعائے مغفرت

افسوس مکرم شیخ یٰسین صاحب احمدی مورخہ ۳ ۱/۸۱ کو کیرنگ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نمازِ جنازہ خاکسار نے پڑھائی۔ مرحوم نیک، مخلص، پابندِ صوم و صلوٰۃ اور خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے وجود تھے۔ ہمیشہ خاکسار کی تحریک پر اُڑیسہ کی جماعتی مساجد میں قرآن کریم خرید کر رکھوانے میں دلی مسرت محسوس کرتے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے۔ آمین۔

مرحوم کے پوتے عزیز مکرم شیخ ابراہیم صاحب نے تحریکِ دُعا کے لئے مد اعانت بدر میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار: شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ

رحیم کاٹیج انڈسٹری

رگزین۔ نرم چمڑے جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین، پائیدار اور معیاری

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ

ایئربیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈپرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, Rasool Building,
Mohamedan Cross Lane,
Madanpura,
Bombay – 400008.

VARIETY CHPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پرنیدر سول اور فرشینٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں، کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

چپل پروڈکٹس

۲۲/۲۰ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مُسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضُعف پیری یا کسی دوسری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صُورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں "فدیۃ الصیام" دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کسی پہلو سے اُن کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پُوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔ آمین ۞

بقایا دار موصی احباب کے لئے لمحہ فکریہ

قاعدہ نمبر ۴۰۹ کی رُو سے "جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقمِ وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدہ دار نہیں بن سکے گا۔"

عہدہ دارانِ جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گزارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں تا موصی حضرات میں سے کوئی موصی ایسا نہ رہے جو اسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے۔ اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ:- حصہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے یا کارڈ پر اپنی ہر قسم کی سالانہ آمد درج کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دے کیونکہ ممکن ہے اُن کو بھجوایا گیا فارم ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو ۞

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تبدیلی پروگرام "ہفتہ قرآن مجید"

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ ہفتہ قرآن مجید ۴ تا ۱۰ جولائی کی تاریخوں میں منایا جائے۔ لیکن جولائی میں چونکہ رمضان المبارک کے ایام ہیں جن میں اس ماہ کی عبادات میں وقت گزرے گا۔ لہٰذا اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۵ تا ۱۱ ستمبر کی تاریخوں میں تجویز کیا گیا ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا اہتمام کریں ۞

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابل قدر و عظیم الشان خدمات سر انجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پُورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرا دیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ یکم تبوک (یکم ستمبر ۱۹۸۱ء) سے شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں مطبوعہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے اس کی مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد یکم ظہور (اگست ۸۱ء) تک نظارت ہذا میں واپس موصول ہونا ضروری ہے۔ اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل اُمور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:-

(۱) بچے کی سابقہ تعلیم ہائر سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا لازمی ہے۔
(۲) بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔
(۳) قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ نے امسال بھی آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں جو طالب علم کی ذہنی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدّنظر رکھ کر دیئے جائیں گے۔

خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ بالا سے قبل فارم داخلہ پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں تا کہ بروقت انتخاب کر کے اطلاع دینے میں آسانی ہو ۞

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

عہدیداران مجالس انصار اللہ کی خاص توجہ کیلئے

(۱) شعبہ رشتہ و ناطہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے سپرد ہے اور رشتہ و ناطہ کے معاملات کو جلد احسن رنگ میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے نظارت، عہدیداران اور اراکین مجالس انصار اللہ کے تعاون کی خواہاں ہے۔ اس لئے جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کو اور بالخصوص زعمائے کرام و ناظمینِ اعلیٰ کو رشتہ و ناطہ کے سلسلہ میں بھی خاص توجہ سے کوشش فرمانے اور اس ضمن میں اپنی مساعی سے دفتر مرکزیہ کو مطلع کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔

(۲) نظارت دعوۃ و تبلیغ ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب ہندوستان کی جماعتوں کے دینی نصاب کے لئے مقرر کر کے امتحان لیتی ہے۔ امسال بھی ایک کتاب "شہادۃ القرآن" رکھی گئی ہے۔ اس کا امتحان مورخہ ۹ اگست ۱۹۸۱ء کو ہوگا۔ اراکین انصار اللہ بکثرت اس امتحان میں حصہ لیں۔ کتاب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اطلاع ملنے پر مطلوبہ نسخہ بذریعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ بھجوایا جائے گا۔ زعماء کرام مقررہ تاریخ کو امتحان کی تیاری اور امتحان دہندگان کے اسماء کی فہرست جلد بھجوا دیں ۞

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مطالعہ کتب

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مئی تا جولائی ۱۹۸۱ء کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفِ لطیف "شہادۃ القرآن" مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ تمام قائدین مجالس اپنی اپنی مجلس میں اس کتاب کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔ کتب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت